



سوال

(15) کیا حاجی پر قربانی فرض ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے کہا قربانی حاجی پر فرض ہے غیر حاجی مرضی کا مالک ہے کسی اور طریق سے خیرات کر سکتا ہے۔ اول عشرۃ زالحجہ میں نماز سے پہلے حجامت بھی بنوا سکتا ہے۔ مگر آنکہ مسائل قربانی میں سنا جاتا ہے۔ کہ اگر غیر مستطیع بعد نماز حجامت بنوائے تو ہر مال کے بدلے ایک ایک قربانی کا ثواب ہے۔ مسئلہ فہم سے بالاتر ہے کیا یہ صحیح ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر حاجی کے حق میں بھی قربانی سنت ہے۔ یہ مضمون احادیث میں ہے۔ جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔ وغیرہ اور خود آپ ﷺ نے حالت حضر میں قربانی کی باقی حجامت والا مسئلہ کتابی نہیں خیالی ہوگا۔ اللہ اعلم (اہل حدیث 26 اگست سن 1932ء)

تغاب

اہل حدیث مجریہ 26 اگست 1932ء میں قربانی غیر مستطیع کے متعلق فرمایا ہے۔ حجامت والا مسئلہ کتابی نہیں خیالی ہوگا۔ غالباً سائل کی نظر اس حدیث پر ہے خیالی نہیں۔

(رواہ احمد ابوداؤد ونسائی)

یعنی عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میرے پاس سوائے اس بخری جو عطیہ کی میرے پاس ہے۔ ایک شخص کی ہے۔ کچھ نہ ہو تو اس کو قربانی کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ (کیونکہ وہ چیز غیر کی ہے۔ تم اس کے مالک نہیں) ہاں اپنے سر کے بال کتر والو حجامت کرو والو ناخن ترشوالو مونچھیں ترشوالو زیر نوافٹ مونڈ لو پس یہی تمہارے لئے پوری قربانی کا ثواب اللہ کے نزدیک ہے۔ (اہل حدیث 18 نومبر سن 1932ء) (حکیم عبد الرزاق از رنگون) (فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 ص 515)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث



جلد 13 ص 50

محدث فتویٰ